إِن تُبْدُوا الصَّدَقَاتِ فَنِعِمَّا هِيَ

(اگر تم صدقات ظاہر کر کے دو تو یہ اچھی بات ہے)

نِعِمَّا ← اصل میں نِعْمَ مَا تھا لیکن دونوں میموں میں ادغام ہو گیا۔

هِيَ ← (وہ) یعنی صدقہ ظاہر کر کے دینا۔

اگر کوئی صدقہ ظاہر کر کے دے یعنی سب کے سامنے دے تو بھی اچھی بات ہے لیکن نیت دکھاوے کی نہ ہو بلکہ خالص اللہ کی رضا کے لیے ہو۔

صدقات ظاہر کر کے دینا کب اچھا ہے؟ :-

1) بعض اوقات ایسا موقع نہیں ہوتا کہ انسان چھپا کر صدقہ دے سکے خاص طور سے جب کسی کو فوری ضرورت ہوتی ہے۔ اس وقت یہ نہ سوچے کہ اگر اب صدقہ سب کے سامنے دوں تو ریاکاری ہو گی لحاظہ مجھے اب نہیں دینا ہے۔

2) بعض اوقات معاشرے میں کوئی صدقہ نہیں دے رہا ہوتا ہے تب دوسروں کو صدقہ دینے کی ترغیب (motivation) دلانے کے لیے سب کے سامنے صدقہ دینے میں کوئی حرج نہیں تاکہ دوسرے لوگ بھی اُسے دیکھ کر صدقہ دینا شروع کریں۔ جب لوگ اُسے دیکھ کر صدقہ دینے لگیں گے تو اُسے بھی ان سارے لوگوں کے اِتنا اجر ملتا رہے گا بشرطیکہ نیت خراب نہ ہو۔

3) بعض علماء نے کہا زکات جو فرض ہے وہ ظاہر کر کے دو اور نفلی صدقات چھپا کر دو۔ تاکہ لوگوں کے لیے زکات کی ادائیگی کی یاددہانی رہے۔

اگر کوئی ظاہر کر کے صدقہ دے رہا ہے تو اُسکے بارے میں یہ گمان نہیں کرنا چاہیے کہ وہ دکھاوا کر رہا ہے۔ ہمیں نہیں پتہ کہ کون کس نیت سے صدقہ دے رہا ہے اور ظاہر کر کے کیوں دے رہا ہے۔

وَإِن تُخْفُوهَا وَتُؤْتُوهَا الْفُقَرَاءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ

(اور اگر تم چھپا کر فقیروں کو دو تو وہ تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے)

اگر صدقات چھپا کر فقیروں کو دیتے ہیں تو یہ زیادہ بہتر ہے۔ ظاہر اور چھپا کر صدقہ دینے کے بارے میں علماء نے کئی باتیں کی ہیں:

1) نفلی صدقات چھپا کر کرنا افضل ہے جیسا کہ نفلی نماز انفرادی طور پر یا چھپا کر پڑھنا افضل ہے جبکہ فرض صدقات (زکات) سب کے سامنے دینا بہتر ہے جیسا کہ فرض نماز اجتماعی طور پر یا ظاہر پڑھنا (مردوں کے لیے) فرض ہے۔
فرض عبادات ظاہری ہو وہ نماز ہو یا روزہ ہو۔ جیسا کہ روزے کی حالت میں اگر کوئی کسی سے جھگڑا کرے تو اُسے کہنے کہا گیا کہ إِنِّي صَائِمٌ إِنِّي صَائِمٌ (میں روزے سے ہوں۔ میں روزے سے ہوں)۔ اِسی طرح حج بھی ظاہری ہوتا ہے۔
لیکن بعض علماء نے کہا کہ اِس آیت میں فرضی اور نفلی صدقات کا ذکر نہیں ہے۔ صدقات میں دونوں صدقات (نفلی اور فرضی) شامل ہے اسلیے زکات ہو یا نفلی صدقات ظاہر کر کے بھی دے سکتے ہیں اور چھپا کر بھی دے سکتے ہیں۔ یہ حالات پر منحصر ہے۔ پھر بھی چھپا کر صدقہ کرنا بہتر ہے۔

2) امام قرطبی نے کہا جس کی حالت قوی ہو اور اُسکی نیت نیک اور اچھی ہو اور وہ اپنے بارے میں ریاء سے محفوظ ہو تو وہ ظاہر کر کے دے اور رہا وہ آدمی جو اِس معاملے میں ضعیف اور کمزور ہو تو اُسکے لئے چھپا کر صدقہ دینا افضل ہے۔

3) اللہ نے فقیر کا ذکر چھپا کر صدقہ دینے کے ساتھ کیا ہے، نہ کہ ظاہر کر کے دینے کے ساتھ۔ اسلیے علماء کہتے ہیں کہ غریبوں کو صدقہ چھپا کر دو تاکہ اُس غریب کی عزت رہے۔ کسی ادارے میں صدقہ دینا ایک الگ بات ہے لیکن خاص طور کسی غریب کو دینا ہے تو بہتر یہ ہے کہ چھپا کر ہی اُسے دیا جائے۔ ایسا کرنے سے لوگ اُسے حقیر نہیں سمجھے گے۔ اور وہ فقیر لوگوں کی اُن باتوں سے محفوظ رہیگا کہ اس (فقیر) نے غنی اور غیر محتاج ہونے کے باوجود صدقہ لیا اور پاکدامنی کو چھوڑ دیا۔ [جب کوئی کسی کو صدقہ کرتا ہے تو کچھ لوگ آڑے آجاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ شخص تو غریب نہیں دِکھتا۔ پھر بھی اُس نے تم سے صدقہ کیسے لیا وہ تو مالدار نظر آتا ہے۔] [آیت 273 میں اِسکے بارے میں آئے گا۔] - چھپا کر صدقہ دینے کا دوسرا فائدہ یہ ہوگا کہ لوگ صدقہ دینے والے کو ریاکاری کا طعنہ نہیں دیں گے۔

جو عام صدقات ہیں جیسے کوئی دین کی تعلیم، دینی کتابیں چھپوانی ہے، یا کسی کی مدد کرنا اسطرح کی نیکیاں ظاہری ہو تو اچھی ہے تاکہ دوسرے اُسے دیکھ کر وہ نیکی کرنے لگے۔ لیکن جہاں معاملہ کسی اور کی عزت کا ہو، وہاں چھپا کر نیکی کرنا چاہیے۔ مثلاً کسی کی ذاتی مدد کرنا جیسے کسی کو کتاب خرید کر دینا یا کسی کے مدرسے کی فیس دینا یا کسی کے کھانے کا انتظام کرنا جہاں سبھی کو تقسیم نہیں کیا جا رہا ہو بلکہ کسی خاص شخص کو اُسکی ضرورت ہے۔ یہ ایسی نیکیاں ہیں جس میں کسی کی ذات کی عزت کا مسئلہ ہوتا ہے۔ بھلے ہی صدقہ دینے والا خالص نیت سے دے رہا ہو لیکن اُس غریب کی عزت کو بھی محفوظ رکھنا چاہیے۔ صدقہ لینے والا کبھی بھی نہیں چاہے گا کہ سب کو پتہ چلے کہ اُس نے کسی سے صدقہ لیا ہے۔

چھپا کر صدقہ دینا زیادہ بہتر ہے کیونکہ اِس سے اُسکا اخلاص بھی محفوظ ہو جاتا ہے۔ ریاکاری نہیں آتی۔ چھپا کر صدقہ دینے والے کی فضیلت حدیث میں بیان کی گئی ہے۔

بخاری: "سات قسم کے لوگ ایسے ہوں گے جن کو اللہ تعالیٰ اپنے (یعنی عرش کے) سائے میں جگہ عطا فرمائے گا جبکہ اُسکے سائے کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہوگا ..... (اُن سات میں سے ایک) وہ شخص جو اِس قدر چھپا کر صدقہ کرے کہ اُسکے بائیں ہاتھ کو بھی علم نہ ہو کہ دائیں ہاتھ نے کیا دیا..."

چونکہ انسان دائیں ہاتھ سے نیکی کا کام کرتا ہے۔ تو جب دایاں ہاتھ دیتا ہے تو بایاں ہاتھ جو اتنا قریب ہوتا ہے اُسے بھی پتہ نہیں چلتا کہ دائیں ہاتھ نے کیا دیا۔ اِسی طرح ساتھ بیٹھے ہوئے یا ایک ہی گھر میں رہنے والوں کو بھی پتہ نہیں چلتا کہ کون کیا اور کتنا صدقہ کر رہا ہے، اتنا چھپ کر صدقہ کرتے ہیں۔ ایسا کرنے کے لیے بڑی ہمت اور حکمت کی ضرورت ہوتی ہے۔ عموماً شیطان ایسا کرنے نہیں دیتا۔ اگر شروعات میں صدقہ چھپا کر دے بھی دے تو کبھی نہ کبھی اور کہی نہ کہی وہ بات منہ سے نکلوا ہی دیتا ہے۔ وہ انسان کے دل میں یہ بات ڈالتا ہے کہ تمہارے بھائی بہن یا ماں باپ کو بتانے میں کوئی حرج نہیں۔ لیکن جو لوگ اللہ کے عرش کے سایے میں ہوگے وہ کسی قریبی سے قریبی رشتے داروں کو بھی نہیں بتاتے۔ وہ یہ معاملہ صرف اپنے اور اپنے بہت ہی قریبی (اللہ) کے درمیان رکھتے ہیں۔ اِس معاملے میں وہ کسی اور کو شریک نہیں کرتے۔

وَيُكَفِّرُ عَنكُم مِّن سَيِّئَاتِكُمْ

(اور وہ [اللہ] تم سے تمہارے گناہ دور کر دے گا)

مِّن سَيِّئَاتِكُمْ ← اِس میں مِن تبعیض ہے یعنی بعض یا کچھ گناہیں۔

سَيِّئَاتِكُمْ (درس وی) ← "جو چیزیں انسان کے حق میں بُری ہو" یا "ہر وہ چیز جو انسان کو غم میں مبتلا کر دے"۔
مثلاً مصیبتیں، بیماریاں، تکلیفیں اور گناہیں۔ یعنی دین اور دنیا کی تکلیفیں۔

اگر کسی کو غم (Depression) ہو یا کسی پر کوئی مصیبت آئی ہو یا کوئی بیماری یا تکلیفیں ہو رہی ہو تو وہ خالصتاً اللہ کے لیے چھپا کر صدقہ کرے۔ صدقہ کے ذریعے اپنا علاج کرے۔
صدقہ دینے کا فائدہ یہ بھی ہوگا کہ اللہ تم سے تمہارے کچھ گناہیں معاف کر دے گا۔ یعنی صغیرہ گناہیں معاف کر دے گا۔ کبیرہ گناہیں بغیر توبہ کے معاف نہیں ہوتے۔ اور کچھ گناہیں ایسے ہوتے ہیں جو کفارہ دیئے بغیر معاف نہیں ہوتے۔

ترمذی: نبی ﷺ نے فرمایا "صدقہ گناہوں کو ایسے مٹاتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے"۔

جب کسی کے گھر میں آگ لگ جائے تو وہ چاہے گا کہ آگ فوراً بجھ جائے۔ ہم تو کئی بار گناہیں کر کے آگ بھڑکاتے رہتے ہیں۔ اور اُسے بجھانے کی فکر ہی نہیں کرتے۔

وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ

(اور تم جو بھی عمل کرتے ہو اللہ اُسکی خوب خبر رکھتا ہے)

یہ جملہ اسمیہ (Nominal sentence) ہے۔ اِس لیے اِس میں زیادہ زور ہے۔
"مَا" موصولہ بھی ہو سکتا ہے یا مصدریہ بھی ہو سکتا ہے۔
اگر مَا موصولہ ہو تو معنی ہوگا ← جو کچھ تم عمل کرتے ہو، اللہ اُس سے باخبر ہے۔
اگر مَا مصدریہ ہو تو معنی ہوگا ← اللہ تمہارے اعمال کی نیت اور غرض سے واقف ہے۔

اِس جملے میں وعدہ بھی ہے اور وعید بھی ہے۔ اللہ جانتا ہے کہ تم نے کیا، کتنا، کس نیت اور کس جذبے کے ساتھ دیا۔ اللہ اُس کا اجر تمہیں اُس حساب سے دے گا۔
اللہ کو یہ بھی پتہ ہے کہ تم نے کیا کیا گناہیں کئے۔ صدقہ دینے کے بعد اُن گناہوں کو وہ تم سے دور کریگا۔
اللہ کو اِس بات کی بھی خبر ہے کہ کوئی دکھا کر صدقہ کیوں دے رہا ہے اور کوئی چھپا کر صدقہ کیوں دے رہا ہے۔ چونکہ دونوں طرح (دکھا کر اور چھپا کر) صدقہ دینے کی اجازت ہے۔

خلاصہ :-

- پچھلی آیتوں میں ریاکاری کی بات ہوئی تھی اسلیے انسان کو یہ ڈر ہو سکتا ہے کہ کہی ایسا نہ ہو کہ میں دکھا کر دوں اور میری نیکیاں ضائع ہو جائے تو بہتر ہے کہ میں چھپا کر ہی دوں۔ لیکن بعض اوقات چھپا کر دینا ممکن نہیں ہوتا اُس وقت کوئی حرج نہیں کہ صدقہ دکھا کر دیا جائے۔ اصل بات یہ ہے کہ نیت درست ہو۔
نیت اگر درست ہوگی اور دکھا کر کوئی نیکی کا کوئی بھی کام کر رہا ہوگا تو اُسے دیکھ کر دوسروں کو بھی نیکی کرنے کا خیال آ سکتا ہے۔ جتنے لوگ اُسے دیکھ کر نیکی کریں گے اُن سب کا بھی ثواب اُس شخص کو ملے گا۔
ہاں! یہ بات ہے کہ جب کوئی چھپا کر دیتا ہے تو وہ ریاکاری اور مَنّ و اَذیٰ جیسی قباحتوں سے محفوظ ہو جاتا ہے۔
- بہرحال چھپا کر دینا زیادہ بہتر ہے دکھا کر دینے کی بنسبت کیونکہ اُس میں اخلاص زیادہ ہوتا ہے۔ اور غریب کی عزت کا بھی پردہ رہتا ہے۔